۳ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:217)

مٹّی کے برتن استعمال کرنے کے فائدے

- سانحۂ کربلا کے راوی کون؟ 04
- باریک سوراخوں والے پاجامے میں نماز پڑھنا کیسا؟ 06
- ریسکیو والوں کو جھوٹی کالز کرنا کیسا؟ 12
- لیڈیز ٹیلر کا غیر شرعی فیشن والے کپڑے سینا کیسا؟ 15

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

مِٹّی کے برتن اِستعمال کرنے کے فائدے[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر 10 رحمتیں بھیجتا اور اُس کے نامۂ اَعمال میں 10 نیکیاں لکھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مِٹّی کے برتن اِستعمال کرنے کے فائدے

سُوال: کیا سرکار صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مٹّی کے برتن میں کھانا ثابت ہے؟ نیز کیا مٹّی کے برتن میں کھانے سے عاجزی پیدا ہوتی ہے؟

جواب: مکی مَدَنی آقا، دو جہاں کے داتا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے مٹّی کے برتن اِستعمال کرنا ثابِت ہے۔ چُنانچہ ”مَعْرِفَةُ الصَّحَابَة“ میں ہے: ”حضرتِ سَیِّدُنا خَبّاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو پختہ یعنی پکّی مٹّی کے برتن سے پانی پیتے ہوئے دیکھا۔“[3] اعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه فتاویٰ رَضَوِیّہ شریف میں فرماتے ہیں: ”مٹّی کے برتن میں کھانا پینا بھی تواضُع (یعنی عاجزی) کے قریب تر ہے۔“[4] کھانے پینے کے برتن مٹّی کے ہونا افضل

---

1 ...... یہ رِسالہ ۳ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۴۲ھ بمطابق 22 اگست 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَّة کے شعبے ”ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاة علی النبی، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۴۔

3 ...... معرفة الصحابة، رقم: ۷۹۲، خباب: ابو السائب، ۲/۱۷۴، حدیث: ۲۳۷۱۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/۳۳۶۔

www.dawateislami.net

ہے [1] کہ اِس میں نہ اِسراف ہے، نہ اِترانا۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”جو شخص اپنے گھر میں مٹّی کے برتن رکھتا ہے، فرشتے اُس کی زیارت کرتے ہیں۔“[2]

کن ایّام میں رُوحیں گھر آتی ہیں؟

سُوال: کیا عاشورا کے دن فوت شدہ مسلمانوں کی رُوحیں اپنے گھروں میں آکر ایصالِ ثواب کا مُطالَبہ کرتی ہیں؟

جواب: جی ہاں! حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: مؤمنین کی رُوحیں روزِ عید، روزِ عاشورا، ماہِ رَجب کے پہلے جمعے اور شبِ براءت کو اپنے گھر آکر باہر کھڑی رہتی ہیں اور کہتی ہیں: ”آج رات صدقہ کرکے ہم پر مہربانی کرو، چاہے ایک روٹی ہی سہی! کیونکہ ہم اِس کے محتاج ہیں۔“ اگر وہ ایصالِ ثواب نہ کریں تو رُوحیں حسرت کے ساتھ لوٹ جاتی ہیں۔“[3]

نَقد اور اُدھار کا ریٹ مختلف رکھنا کیسا؟

سُوال: مارکیٹ میں نَقد اور اُدھار خرید و فروخت کا ریٹ مختلف ہوتا ہے، اِس کا کیا حکم ہے؟ نیز جو شخص 30 دن میں اُدھار کی رقم واپس دینے کا اِقرار کرے اور وقت پر نہ دے تو اِس وعدہ خلافی کے کیا اَحکام ہوں گے؟ (محمد شہباز۔ کراچی)

جواب: نَقد اور اُدھار کے دام میں فرق ہونا، یعنی نَقد کم دام میں دینا اور اُدھار زیادہ دام میں دینا جائز ہے۔[4] اُدھار میں جو دِن طے ہوئے، جیسے ایک مہینے کے لئے اُدھار دیا اور ایک ماہ سے زیادہ وقت گزر گیا تو اُس پر مزید کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں لے سکتے،[5] جو رَقم طے ہوئی ہے وہی لینی ہوگی۔ جس نے دھوکا دیا کہ ایک مہینے کا کہہ کر دو مہینے لگا دیئے، اگر وعدہ کرتے وقت اُس کی یہ نیّت تھی کہ ”میں پورا نہیں کروں گا“ تو یہ وعدہ خِلافی ہے، ایسا شخص گناہ گار اور جہنّم کا حق دار ہے، نیز اِسی

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/۳۳۶۔

2 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، ۹/۵۶۶۔

3 ...... الجنۃ والنار وفقد الاولاد، الدرر الحسان فی البعث ونعیم الجنان، ص ۳۳۔

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۴۹۶۔

5 ...... ردالمحتار، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فی التعزیر باخذ المال، ۶/۹۸۔

www.dawateislami.net

شخص کے لئے وہ وعید ہے کہ ”اللہ پاک اُس کے فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل۔“[1] مسلمان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ویسے بھی عام طور پر یہ کہا جاتا ہے: ”مَرد کی ایک زبان ہوتی ہے۔“ تو مَرد بن کر ہی رہنا چاہیے۔ جو بھی وعدہ خلافیاں کرتے اور لوگوں کو دھوکا دے کر پریشان کرتے ہیں اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اِس سے لڑائی جھگڑے ہوتے اور غیبت و بدگمانی کے دروازے کھلتے ہیں۔ جو زبان کا سچّا ہوتا ہے مارکیٹ میں اُس کی بہت اَہمیت اور بڑی عزّت ہوتی ہے کہ اِس پارٹی نے جو ٹائم دیا اُس پر لوٹا دیا، بلکہ ایک دن پہلے دے دیا ہے۔ اپنی عزّت اور اپنا وقار مسلمان کو اپنے ہاتھوں برباد نہیں کرنا چاہیے، بلکہ وقار بلند رکھنا چاہیے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لوگوں کی مَدد کرنے والے کی کیا سوچ ہونی چاہیے؟

سُوال: اگر کوئی شخص کسی کی مَدد کرے تو اُس کے بارے میں کیا خیالات رکھے؟ نیز جس کی مَدد کی جارہی ہے اُسے مَدد کرنے والے کے متعلق کیا خیالات رکھنے چاہئیں؟

جواب: مَدد کرنے والا مُحْسِن ہے، کیونکہ اُس نے اِحسان کیا ہے۔ البتّہ مَدد کرنے والے کو اِحسان نہیں جتانا چاہیے، بلکہ اللہ پاک کا شکر اَدا کرنا چاہیے کہ ”اللہ کریم نے مجھے یہ طاقت دی کہ میں کسی کی مَدد کروں اور کسی کے ساتھ تعاوُن کروں۔“ جو کسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرتا ہے اللہ پاک کے نزدیک اُس کے لئے بلند مقام ہے اور ثواب کا ذخیرہ ہے۔ جس کی مَدد کی گئی ہے اُسے مَدد کرنے والے کا قدردان ہونا چاہیے اور اپنے مُحْسِن کا شکریہ اَدا کرنا چاہیے، کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے: ”مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ۔ یعنی جو بندے کا شکر اَدا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر اَدا نہیں کرتا۔“[2]

سانحۂ کربلا کے راوی کون؟

سُوال: سانحۂ کربلا کے واقعات کس سے منقول ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

[1] ......بخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، ۲/۳۷۰، حدیث: ۳۱۷۹۔

[2] ......ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک، ۳/۳۸۴، حدیث: ۱۹۶۱۔

www.dawateislami.net

جواب: سانحۂ کربلا کے مُختلف راوی ہیں، کیونکہ کربلا شریف میں سب شہید نہیں ہوئے تھے، پاک بیبیاں حیات رہیں، نیز اِمامِ عالی مقام کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی شہید نہیں ہوئے تھے، کیونکہ آپ بیمار تھے۔[1] آپ کے علاوہ حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرتِ سَیِّدُنا اِمام حَسَن مُثَنّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی حیات رہے۔[2] مزید یہ کہ یزیدی لشکر کے کئی لوگوں نے واقعات بیان کئے ہوں گے۔ نیز اَسیرانِ کربلا یعنی وہ لوگ جنہیں کربلا میں قیدی بنالیا گیا تھا اُنہوں نے بھی مختلف واقعات بیان کئے ہوں گے اور یُوں یہ چلتے چلتے ہم تک پہنچے ہوں گے۔

سانحۂ کربلا کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں میں سے ایک کتاب ”آئینہ قیامت“ ہے جو اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے بھائی شہنشاہِ سُخن مولانا حَسَن رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے تحریر فرمائی ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِس کتاب کو پڑھنے کا مشورہ دیا ہے۔[3] مولانا حَسَن رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اچّھے لِکھاری، بہت بڑے بُزُرگ اور نعت گو شاعِر تھے۔ اِن کے علاوہ خلیفۂ اَعلیٰ حضرت، صدرُ الاَفاضِل حضرت مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بھی ایک کتاب ”سوانحِ کربلا“ لکھی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ترجمۂ قرآن کنزالایمان پر حاشیہ بنام ”خزائنُ العرفان“ بہت مشہور ہے اور پڑھا جاتا ہے۔ اِن دو کتابوں کے علاوہ اگر کسی مُسْتَنَد عالِم نے سانحۂ کربلا کی رِوایتیں لکھی ہوں تو اُن پر بھی اِعتماد کیا جاسکتا ہے۔ باقی طرح طرح کی اور غلط غلط واقعات پر مشتمل کتابیں بھی موجود ہیں جو ہمیں نہیں پڑھنیں۔ ہمیں صرف اپنے بُزُرگوں اور مُسْتَنَد عُلَما کی کتابیں ہی پڑھنی ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

مسجد میں اَذان دینا کیسا؟

سُوال: کیا مسجد میں اَذان دے سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں اَذان دینا منع ہے۔[4] عام طور پر جُمُعہ کی دوسری اَذان یعنی خطبے کی اَذان مسجد میں دی جاتی ہے، اِس

1. ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۸۳۔
2. ...... نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار، تذییل فی الکلام علی مناقب زید الابلج والحسن المثنی والدی الحسن السبط، ص ۱۳۸۔
3. ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۹۳۔
4. ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۸/ ۳۵۸۔

www.dawateislami.net

سے اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے منع فرمایا ہے کہ یہ سُنّت کے خِلاف ہے،[1] کیونکہ اَذان ایک اِعلان ہے اور اِعلان مسجد کے باہر ہونا چاہیے۔

صِرف کھانا کھانے کے لئے شہر سے باہر جانا کیسا؟

سُوال: کچھ عرصے سے یہ Trend (یعنی رَواج) چلا ہوا ہے کہ لوگ اپنی فیملی کے ساتھ شہر سے باہر صرف کھانا کھانے جاتے ہیں، اِس سَفَر کا شرعی حکم کیا ہو گا؟

جواب: اگر بے پردَگی اور شریعت کی خلاف ورزی نہ ہوتی ہو تو مَحض کھانا کھانے کے لئے دُور جانے کو ناجائز کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ دَعوتوں میں بھی تو دُور جانا پڑتا ہے، گھر کے اندر تو کوئی دعوت نہیں پہنچاتا، نہ دیگ آپ کے پاس آتی ہے، بلکہ آپ کو دیگ کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اب اگر کسی نے ہال میں ولیمے کی دعوت دی تو کیا کریں گے! جانا پڑے گا، بھلے دُور جانا پڑے، پھر چاہے ٹیکسی، اپنی گاڑی، اِسکوٹر یا بس وغیرہ میں بیٹھ کر ہال پہنچیں۔ اگر کوئی تفریحاً بہت دُور مَحض کھانے کے لئے جاتا ہے اور وہاں بے پردَگی اور گانے نہیں بجتے، نیز اور کوئی گناہوں بھرا سِلسِلہ نہیں ہوتا تو اِس میں کوئی گناہ نہیں ہے، لیکن عام طور پر ایسے ہوٹلوں میں گانے بجتے اور بے پردَگی بھی ہوتی ہے۔ اب تو بے پردَگی صِرف ہوٹلوں میں نہیں، بلکہ شاپنگ سینٹرز میں بھی ہو رہی ہے۔ بہر حال! جہاں شریعت کی خلاف ورزی ہو گی وہاں اِلزام ہو گا، اگر شریعت کی خلاف ورزی نہ ہو تو کوئی اِلزام نہیں ہے۔

9، 10 اور 11 مُحرَّم تینوں دن روزہ رکھنا کیسا؟

سُوال: حدیثِ پاک میں 10 مُحرَّم کے روزے کے ساتھ 9 مُحرَّم یا 11 مُحرَّم کا روزہ مِلا کر رکھنے کی تاکید ہے،[2] اگر کوئی شخص اِن تینوں دِن لگاتار روزے رکھے تو کیا اُس کا حدیث پر عمل ہو گا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۹۹۔

2 ...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: عاشورا کے دن روزہ رکھو اور اِس میں یہودیوں کی اِس طرح مُخالَفت کرو کہ عاشورا سے ایک دِن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس... الخ، ۱/ ۵۱۸، حدیث: ۲۱۵۴)

www.dawateislami.net

جواب: اگر کسی نے تینوں دن روزے رکھے تو حدیث کے خِلاف نہیں ہو گا، کیونکہ حدیثِ پاک میں تین روزے رکھنے سے منع نہیں کیا گیا۔ اگر یہ مُمانَعت ہوتی کہ صرف 9 کا روزہ رکھو یا 11 کا روزہ رکھو، تو اَلگ بات تھی، لیکن حدیثِ پاک میں اِس سے منع نہیں کیا گیا۔ اگر کوئی پُورے ماہِ مُحرّم کے روزے رکھے تو اِس میں بھی کوئی حَرَج نہیں، یہ اچّھی چیز ہے۔

بارِیک سُوراخوں والے پاجامے میں نَماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: پاجامے یا ٹراؤزر میں بہت بارِیک سُوراخ ہوتے ہیں جو عُموماً نظر نہیں آتے، کیا ایسے پاجامے یا ٹراؤزر کو پہن کر نَماز ہو جائے گی؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: پاجامے یا ٹراؤزر سے اگر سَتر بقدرِ مانِع نظر آتا ہے، یعنی جتنا حصّہ کُھلا رکھنے سے نَماز نہیں ہوتی اُتنے حصّے میں کھال کی رَنگت چمکتی ہے تو نَماز نہیں ہو گی۔[1] البتّہ اگر اُوپر کوئی کپڑا ہو، جیسے لَمبا کُرتا وغیرہ جس سے جسم چُھپ جائے تو نَماز ہو جائے گی۔ آج کل تو مَردوں کے کپڑے جیسے پاجامہ یا شلوار کا کپڑا اِتنا بارِیک ہوتا ہے کہ اُس سے بدَن کی رَنگت چمک رہی ہوتی ہے۔ میں نے کئی اِسلامی بھائیوں کو دیکھا ہے اور اِس طرف اُن کی توجّہ دِلائی ہے، اِس سے اِنسان شرمندہ بھی ہوتا ہے۔ کپڑا لیتے وقت غور کر لینا چاہیے، اِس کا طریقہ یہ ہے کہ کپڑے کو اِطمینان سے بدَن پر رکھ کر دیکھیں کہ کھال کی رَنگت تو نظر نہیں آ رہی؟ اگر نہ آ رہی ہو تو وہ کپڑا خرید لیا جائے۔ آج کل کُرتے بھی چھوٹے ہوتے ہیں، اگر سُنّت کے مُطابِق ڈِھیلا ڈھالا کلی والا کرتا ہو تو وہ اچھا ہے، کیونکہ اُس سے جسم ڈَھک جاتا ہے۔ لَمبا توپ جو عَرَبی لوگ پہنتے ہیں، اگر کسی نے وہ پہنا جس سے سَتر چُھپ گیا اور بِالفرض نیچے پاجامہ نہیں پہنا تو نَماز ہو جائے گی۔[2]

کپڑا موٹا یا بارِیک ہونے سے متعلق دُکاندار کی بات پر بھروسہ کرنا کیسا؟

سُوال: جب کپڑا خریدتے ہیں تو دُکاندار کہتا ہے: "ابھی بارِیک نظر آ رہا ہے جب دھوئیں گے تو موٹا ہو جائے گا" کیا اُس کے بولنے پر بھروسہ کر لیا جائے؟ (رُکنِ شوریٰ ابو الحسن حاجی محمد اَمین عطّاری)

---

1 ......فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الاوّل، ۱/۵۸۔

2 ......درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ۲/۹۳۔

www.dawateislami.net

جواب: ایسوں کی باتوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں تبھی تو رانیں چمک رہی ہوتی ہیں۔ بعض کپڑے چڑھتے ہیں، لیکن ہر کپڑا چڑھتا ہو یہ ضروری نہیں۔ اگر کپڑا کئی بار دھونے کے باوجود رانیں چمک رہی ہوں تو کیا کریں! عورتوں کو تو زِیادہ اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ اُن کی پنڈلی بھی چُھپی ہونی چاہیے،(1) البتّہ مَردوں کو پِنڈلی چُھپانا فرض نہیں۔(2) عورت کا پُورا بَدَن "عَورَت" یعنی چُھپانے کی چیز ہے،(3) ہاں! ہاتھ کی ہتھیلیاں، مُنہ کی ٹکلی اور پاؤں کے پنجے کُھلے ہوں تو اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔(4) مَردوں کی کَلائی چھپی نہ ہو تو کوئی بات نہیں، لیکن عَورَت کے لئے پُوری کَلائی چُھپانا بہت ضروری ہے۔(5)

مَردوں کے مُقابَلے میں عَورَتوں نے زِیادہ بُرا حال کیا ہوا ہے کہ چھوٹی فَراکیں پہن کر، نیز کلائیاں اور بال کھول کر اِسکوٹر پر جا رہی ہوتی ہیں۔ یاد رکھیں! اِس طرح غیر مَردوں کے سامنے جانا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ کوئی ایسا فیشن نکالیں جس میں ڈِھیلے ڈھالے کپڑے ہوں اور پُورے ہاتھ ڈَھکے ہوئے ہوں۔ ابھی سے بچیوں کو پَردے کی عادَت ڈالیں۔ آج کل بڑی بچیاں اور جوان لڑکیاں بھی بطورِ فیشن چُست پاجامے پہنتی ہیں جو بِالکُل جسم کے ساتھ چپکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اِس کے بعد کہتے ہیں کہ "یہ مصیبت آئی ہوئی ہے، وہ پریشانی ہے، فُلاں مشکل جان نہیں چھوڑتی، آسانی نہیں ہوتی وغیرہ۔" حالانکہ یہ سب تو بہت کم ہے، ابھی تو گُناہوں کے سَبَب آخرت کا عذاب بھی باقی ہے۔

فی زمانہ عَورت کا زیور یعنی حَیا چِھن گئی ہے۔ بے چاری عَورَتوں کو حَیا کی تعریف بھی معلوم نہیں ہو گی کہ حَیا کسے کہتے ہیں؟ یُوں تو ہر شخص میں حَیا ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم بھی کپڑے پہنتے ہیں اور عُموماً ننگے نہیں گھومتے، پَرلے دَرَجے کا غیر مسلم ہو تو وہ بھی پُورے کپڑے اُتار کر بازار میں نَظر نہیں آتا۔ یہ حَیا کا عنصر ہے۔ یہاں تک کہ بعض جانور بھی ایسے ہیں جن میں حیا ہوتی ہے۔ لیکن مؤمن کی شان سب سے جُدا ہے، حقیقت میں مؤمن کی حَیا عالی شان حیا

---

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۵۔

2 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۳۔

3 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۵۔

4 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۵۔

5 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۵۔

www.dawateislami.net

ہے، جبکہ وہ واقعی باعَمَل مسلمان ہو۔ اب عورتیں حیا کا دامَن چھوڑتی جارہی ہیں۔ اللہ پاک حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ باحَیا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے صدقے میں ہمیں شرم وحَیا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بے کَسی میں بھی حیا باقی رہی

سُوال: اِس شعر کی وَضاحت فرما دیجئے۔

بے کَسی میں بھی حَیا باقی رہی
اُن حُسینی پردَہ داروں کو سَلام (وسائلِ بخشش)

جواب: یہاں یہ مُراد ہے کہ جن پاک بیبیوں کو کربلا میں قیدی بنالیا گیا تھا اُنہوں نے اپنا پردہ باقی رکھّا تھا، اِس شعر میں اُن کی شَرم وحَیا کو سَلام پیش کیا گیا ہے۔ کَربلا میں کسی بی بی نے بے پردَگی نہیں کی تھی۔ بلکہ اِسی خاندان کے صدقے ہمیں پردہ نصیب ہوا ہے۔ جو بھی عاشقِ صحابہ واَہلِ بیت ہو گا وہ یہ تصوّر بھی نہیں کر سکتا کہ مَعَاذَ اللّٰہ کَربلا والی بیبیوں نے بے پردَگی کا مُظاہرہ کیا ہو گا، نَعُوْذُ بِاللّٰہ۔ ہمیں تو اَہلِ بیت کے قدموں کی دُھول کے صدقے سب کچھ مِلا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اہلِ بیت کے صدقے اِیمان پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کنیت رکھنا سُنّت ہے

سُوال: دیکھا گیا ہے کہ لوگ بُزرگوں سے کنیت رکھواتے ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ کنیت کیا ہوتی ہے؟

جواب: کنیت[1] رکھنا سُنّت ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کنیت ''اَبُو القاسِم'' تھی۔[2] دیگر صحابۂ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ اور صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنَّ کی بھی کنیت ہوتی تھی۔ بُزرگوں میں بھی یہ سِلسِلہ صدیوں تک جاری رہا۔ حُضُور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت ''ابو محمد'' تھی۔[3] اب کنیت کا سِلسِلہ مدارِس کی حد تک ہے۔ جو دَرسِ نِظامی کر لیتے تھے

---

1 ......کنیت سے مُراد وہ نام ہے جو ''اَب، اُم، اِبن یا اِبْنَۃ'' سے شروع ہو۔ (کتاب التعریفات، باب الکاف، تحت اللفظ: الکنیۃ، ص ۱۳۲)

2 ......مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۴۲۸۔

3 ......بھجۃ الاسرار، خطبۃ الکتاب، ص۱۱۔

www.dawateislami.net

اُنہیں اَساتذۂ کِرام کنیت دیتے تھے۔ بلکہ پہلے تو کنیت سے ہی پُکارا جاتا تھا۔ کنیت رکھنا اچھا ہے، اگر نہ بھی رکّھی تو گُناہ گار نہیں کہ ہمارے ہاں رَواج نہیں ہے۔ کنیت میں مَرد کے لئے لفظ ”اَبُو“ اِستِعمال ہوتا ہے جس کا معنیٰ باپ اور والا ہوتا ہے۔ جیسے ”اَبُو البیان، اَبُوالوَفا اور اَبُوسَعید“ وغیرہ۔ جبکہ عَورت کے لئے لفظ ”اُمّ“ اِستِعمال ہوتا ہے۔ جیسے ”اُمُّ البیان اور اُمُّ الوَفا“ وغیرہ۔ مجھے بہت پہلے کسی نے کہا تھا کہ آپ کنیت کی سُنّت اَدا نہیں کرتے۔ اِس کے بعد میں نے اپنی کنیت ”اَبُوبِلال“ رکھ لی۔

پائے کی کھال کھانا کیسا؟

سُوال: ہمارے ہاں گائے، بکرے کے پائے کھال سمیت کاٹے جاتے ہیں اور بال اُتار لئے جاتے ہیں، لیکن کھال لگی رہتی ہے اور اُسے سینک کر ٹکڑے کرکے پکایا جاتا ہے کیا یہ کھال کھانا دُرُست ہے؟

جواب: کھال کھانا جائز ہے۔[1] لوگ اِس طرح پائے پکاتے ہیں کہ ایک مُقرّر وقت تک اُسے اُبالتے ہیں اور کھال سے بال نِکال لیتے ہیں، یا آگ میں بُھون کر اُس کی کھال اُتارتے ہیں۔ پائے کھانے کا یِہی طریقہ ہے۔ آج کل پائے کی کھال چِھیل کر بھی پایا کھاتے ہیں جس کی وجہ سے بہت مال بھی چِھل جاتا ہے۔ بَقَر عید میں جلدی جلدی کی وجہ سے پائے میں کچھ نہیں رہتا، صِرف ہڈّیاں رہ جاتی ہیں۔ اصل طریقہ وہی اُبال کر یا بُھون کر کھانے کا ہے کہ اُس میں سارا مال اَندر رہتا ہے اور اُس کی کھال بھی کھائی جاتی ہے۔ اگر چَربی والا جانور ہو تو میرا مشورہ ہے کہ صِرف پانی میں پکائیں، اِس میں گھی تیل وغیرہ نہ ڈالیں، کیونکہ اُس میں پہلے ہی اِتنا گھی ہوتا ہے کہ تَری بن جائے گی جس کی وجہ سے اُوپر سے گھی اور تیل ڈالنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

کیا امیرِ اَہلِ سُنّت کا اپنے دوستوں سے رابطہ ہے؟

سُوال: کیا آپ کا بچپن کا کوئی ایسا دوست ہے جس سے اب بھی آپ کا رابطہ ہو؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: ایسا کوئی دوست مجھے یاد نہیں ہے جس سے میرا اَب بھی رابِطہ ہو۔ البتّہ اِکّا دُکّا دوست ایسے ہیں جن سے اگر میں

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰ / ۲۳۳۔

www.dawateislami.net

رابطہ کرنا چاہوں تو ہو سکتا ہے۔ لیکن میری لائن آپ کے سامنے ہے، ضروری نہیں کہ میرے دوست کی لائن بھی دعوتِ اِسلامی والی ہو۔ اِس کے عِلاوہ حفاظتی اُمور کے بھی مُعامَلات ہیں جس کی وجہ سے میرے لئے آنے جانے میں بھی دُشواری ہے، ورنہ دوست تو ہر شخص کے ہوتے ہیں۔ اگر ڈھونڈوں تو مِل بھی جائیں گے۔ اب تو وہ مجھے ڈھونڈتے ہوں گے کہ کسی طرح مجھ تک پہنچ جائیں، کبھی اِکّادُکّا دوست آ بھی جاتے ہیں۔

مُحرم میں سَفَر کرنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ مُحرّمُ الحَرام میں سَفَر کرنے سے منع کرتے ہیں، کیا مُحرّمُ الحَرام میں سَفَر کر سکتے ہیں؟

(سوشَل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: جس کی جو مَرضی ہوتی ہے وہ اپنے پاس سے کوئی بات چلا دیتا ہے۔ ایسا کہنے والے کو اگر مُحرّم میں مدینے کا ٹکٹ مِلے تو کیا وہ سوچے گا کہ میں مدینے جاؤں یا نہ جاؤں؟ مُحرّمُ الحَرام میں سَفَر کر سکتے ہیں۔ اللہ پاک مُحرّمُ الحَرام میں بھی ہمیں مدینہ دِکھائے تو سَفَر کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

نوکری اور ٹینشن

سُوال: آفس میں آٹھ، نو گھنٹے کام کرنے کی وجہ سے ٹینشن بھی ہوتی ہے اور غُصّہ بھی آتا ہے۔ اِس سے بچنے کا کوئی طریقہ یا وظیفہ بتا دیجئے۔ (سوشَل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اصل ٹینشن پیسے لینے میں نہیں ہوتی، بلکہ اُن پیسوں کو کھرا کرنے میں ہوتی ہے۔ اگر ایک دو دن تنخواہ لیٹ ہو جائے تو ٹینشن ہو جاتی ہے۔ جیسی نوکری اور تنخواہ ہو اُس کے مُطابِق مُعتَدِل اور درمیانی رفتار سے کام پُورا کرنا چاہیے۔ بعض آفس والے ہاتھ دَھر کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، 24 گھنٹے کے چوکیدار بھی اُونگھتے رہتے، بلکہ سو جاتے ہیں، حالانکہ اُن کا سونے کا وقفہ بھی ہوتا ہے۔ بس بندہ پیسے کے پیچھے گھوم رہا ہے اور پیسہ ہی ہمارا مَحور بن چکا ہے۔ اب اگر کوئی ٹینشن لے گا تو ٹینشن ہو گی۔ میں نے جو اَندازہ لگایا ہے اُس کے مُطابِق سب سے مُشکل کام بَجری کے تھیلے بھر کر اُوپر چڑھانے کی مَزدوری ہے۔ یہ سب سے محنت والا کام ہے۔ ہمیں اگر کوئی لاکھ روپے بھی دے تب بھی ہم یہ کام نہیں کر سکتے، لیکن

www.dawateislami.net

لوگ یہ کام بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ پتا نہیں اُنہیں ٹینشن ہوتی ہے یا نہیں!! اُن کے چمڑے اِتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ شاید اِنجکشن بھی نہیں جاتا ہو گا۔ ایسے مزدوروں کو ایکسر سائز اور کھانے پینے میں اِحتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی ہو گی، بلکہ اگر یہ چربیاں پگھلا پگھلا کر پی جائیں تب بھی شاید اُنہیں کچھ نہ ہو۔ بیماریاں بے چارے مالداروں کے حصّے میں ہیں کہ جو کھا کر بیٹھ جاتے ہیں یا گاڑی میں سَفَر کرتے ہیں۔ اِن سب کو وَرزِش کرنی چاہیے، کیونکہ جو وَرزِش نہیں کرتا اُس کے اَمراض بڑھ جاتے ہیں۔ پیدل چلنا بہت پیاری وَرزِش ہے جو بہت کم لوگوں کو مُیَسَّر ہے۔ دِن میں مُسَلسَل پون گھنٹہ اِتنا پیدل چلنا چاہیے کہ پسینہ آجائے، اِس میں بہتر یہ ہے کہ پہلے 15 مِنَٹ آہستہ چلے، پھر اگلے 15 مِنَٹ تیز چلے اور آخر والے 15 مِنَٹ پھر آہستہ چلے۔ اِس طرح وَرزِش کرنے سے کولیسٹرول (Cholesterol) نکلے گا، شُوگر (Diabetes) کا نِظام بھی بہتر ہو گا، نیز حافظہ اور ہاضمہ دُرُست ہونے کے ساتھ ساتھ نہ جانے کتنے فوائد حاصل ہوں گے۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ "میں بہت چلتا ہوں، یا بھاگ دوڑ کرتا ہوں" حالانکہ وہ جتنا کہتے ہیں اُتنا چلتے نہیں ہیں۔ اِسکوٹر اور کار میں بھاگ دوڑ کرنا، وَرزِش والی بھاگ دوڑ کرنا نہیں کہلاتا۔

ریسکیو والوں کو جھوٹی کالز کرنا کیسا؟

سُوال: ہمارے پاس اکثر Disturbing (یعنی تنگ اور پریشان کرنے والی) کالز آتی ہیں جس کی وجہ سے ایمر جنسی کالز کرنے والے کافی پریشان ہوتے ہیں۔ آپ اِس سلسلے میں راہ نُمائی فرمایئے۔

(سیِّد ذُوالنّورین۔ ریسکیو 1122 کنٹرول رُوم۔ لودھراں، پنجاب پاکستان)

جواب: جو لوگ اُنہیں فون کر کے یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم پریشان ہے، جلدی سے ہماری اِمداد کی جائے تو وہ دھوکا دے کر گُناہ گار اور جہنّم کے حق دار ہو رہے ہیں، اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، ورنہ اگر واقعی پریشانی آگئی تو کیا کریں گے! جیسے ایک چَرواہے کا واقعہ ہے کہ "وہ بکریاں چَراتا تھا، ایک بار اُسے مستی سُوجھی تو اُس نے چِلّانا شُروع کر دیا: "شیر آگیا، شیر آگیا، شیر آگیا۔" گاؤں کے لوگ ڈنڈے بھالے وغیرہ جو ہاتھ میں آیا لے کر دوڑے، دیکھا تو وہ لڑکا کھڑا ہنس رہا تھا کہ میں تو ایسے ہی مذاق کر رہا تھا، یہ لوگ چلے گئے۔ دُوبارہ اُس کو مستی سُوجھی، اُس نے پھر شور کیا، لوگ اب کی بار

www.dawateislami.net

بھی پہنچے تو وہ کھڑا ہنس رہا تھا۔ چند روز بعد ایسا ہوا کہ واقعی شیر آ گیا، اب اُس نے گھبرا کر چِلّانا شُروع کر دیا، لیکن لوگوں نے اُسے مَذاق مسخری سمجھ کر نظر انداز کر دیا اور اُس چَرواہے کو شیر نے چِیر پھاڑ ڈالا۔“ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اَوقات اِنسان چُھٹّی لینے کے لئے جُھوٹا بیمار بنتا ہے اور کہتا ہے کہ ”میں بیمار ہو گیا ہوں۔“ ایسا کرنے والے کے لئے حدیثِ پاک میں وَعِید ہے،[1] اِس لئے جُھوٹ نہ بولا کریں۔

ریسکیو والے ہمارے مُحْسِن اور مَدد گار ہوتے ہیں۔ اُن کو خالی خالی دوڑانا اچّھی بات نہیں۔ قانون بھی ریسکیو والوں کی مَدد کرتا ہے جس کی وجہ سے تنگ کرنے والوں کے نمبر ٹریس ہو جاتے ہیں اور وہ پکڑے جاتے ہیں۔ پہلے ایسا ہوتا تھا کہ فون کر کے کہتے تھے: ”فُلاں ہوائی جہاز میں یا فُلاں جگہ یا فُلاں بلڈنگ میں بَم ہے۔“ بعد میں جب ہوائی جہاز یا بلڈنگ کو خالی کر لیا جاتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ صرف ایسے ہی ایک جھوٹی دھمکی تھی اور بَم وغیرہ نہیں رکھا ہوا تھا۔ اب نِظام بڑا مضبوط، بلکہ مضبوط تَر ہوتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے جو ایسا کرتے ہیں اُن کے پکڑے جانے کا اِمکان ہوتا ہے۔ بہَر حال! جو بھی غلط کرے گا وہ غلط ہی ہے۔ ایسے شخص کو سچّی توبہ کرنی چاہیے اور توبہ کے تقاضے پُورے کرنے چاہئیں، مسلمانوں کا یہ کام نہیں ہے۔

(**رُکنِ شوریٰ** نے فرمایا:) ابھی ایک Message مِلا ہے کہ ریسکیو والوں کی Calculation (یعنی اَعداد و شُمار) کے مُطابِق اُنہیں آنے والی کالز میں سے 94 فیصد Fake (یعنی جھوٹ) ہوتی ہیں۔ اِتنا زیادہ لوگ اُنہیں ستاتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اَوقات ایمرجنسی والے لوگ بھی لپیٹ میں آ جاتے ہیں۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) Understood (یعنی طے شُدہ بات) ہے کہ سُوکھے کے ساتھ گیلا بھی جَل جاتا ہے۔ کبھی واقعی کسی کے ساتھ ایمرجنسی ہوتی ہو گی، لیکن یہ سمجھتے ہوں گے کہ ابھی تو اِتنے مَذاق مسخری والے

---

[1]...... فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”لَاتَمَارَضُوْا فَتَمْرَضُوْا“ یعنی جھوٹے بیمار نہ بنو کہ واقعی بیمار ہو جاؤ گے۔ (فردوس الاخبار، باب لام الف، ۵/۶۰، حدیث: ۷۴۶۲) اِس حدیث کی شرح میں ہے: جو بیمار نہ ہونے کے باوجود اپنا بیمار ہونا ظاہِر کرے اور اپنے کو مَریض کہے تو وہ واقعی مَرض میں مبتلا ہو جائے گا اور آخرت میں اُس کی پکڑ ہو گی۔ (تفسیر روح البیان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۳۱، ۳/۲۱۹)

www.dawateislami.net

فُون آئے تھے، یہ بھی ویسا ہی فُون ہے، یُوں حق داروں کا حق مارا جاتا ہے۔ جو بھی ایسا کرتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے توبہ کر لے اور آئندہ ایسا ظالِمانہ مذاق نہ کیا کرے۔ کمال ہے یار! لوگوں کے ایسے ایسے دماغ ہیں، شیطان نے اُنہیں باؤلا بنا دیا ہے۔ پہلے خالی اَپریل فول کا سُنا تھا کہ پہلی اَپریل کو شَرارَتیں کرتے اور جُھوٹ بولتے ہیں، اب دُوسری چیزیں بھی آگئی ہیں۔ اَپریل فُول منانا بھی اِسلامی طریقہ نہیں ہے۔ جو بھی جھوٹ بولے گا اور دھوکا دے گا وہ گُناہ گار ہو گا۔ اَپریل فُول منانے کے چکّر میں کئی لوگوں کے ہارٹ فیل بھی ہو جاتے ہوں گے، کیونکہ ایک اِنسان پہلے ہی دِل کا مریض ہے، اب اگر اُس کے سامنے اُس کے اِکلوتے جوان بیٹے کے بارے میں کہا جائے کہ ”اُس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ ICU میں ہے، ڈاکٹرز نے بولا ہے کہ دُعا کرو! بچنے کی اُمّید کم ہے۔“ تو یہ سُن کر وہ باپ ویسے ہی ڈھیر ہو جائے گا۔ جو دوسروں کو سَتائے وہ بیوقوف، بلکہ بیوقوفوں کا سَردار ہے۔

کیا کاروبار میں شَراکت داری کرنے والا تباہ ہو جاتا ہے؟

سُوال: بہت سارے لوگوں کے پاس اِتنے پیسے نہیں ہوتے کہ وہ اکیلے کوئی Business (یعنی کاروبار) کریں، اِس لئے وہ اپنے ساتھ کسی کو Business partner (یعنی کاروبار میں شَراکت دار) بنا لیتے ہیں۔ مگر کہا جاتا ہے کہ ”شَراکت داری اپنے باپ کے ساتھ بھی دُرُست نہیں، چہ جائیکہ دوستوں اور رِشتہ داروں کے ساتھ کی جائے۔“ ہمارے ہاں Partnership (یعنی شَراکت داری) کا اَنجام عبرت ناک اور ذِلّت آمیز ہوتا ہے۔ عُموماً Partnership والے Business فیل بھی ہو جاتے ہیں۔ آپ کی Business partnership (یعنی کاروبار میں شَراکت داری) کے متعلق کیا رائے ہے؟

جواب: Partnership یعنی شَراکت داری کے متعلّق مُطلقاً ایسا کہنا دُرُست نہیں ہے کہ جو Partnership کرتا ہے وہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے وغیرہ، کیونکہ ایسا نہیں ہے کہ ہر شخص بے اِیمان ہو گیا ہو۔ آج بھی اچھے اور اِیماندار لوگ موجود ہیں اور ایک تعداد ہے جو Partnership کر کے مطمئن بھی ہے۔ البتّہ بعض لوگ اِس میں پیسے بھی کھا جاتے ہیں، اِس لئے آدمی اِنکوائری کر کے اور دیکھ بھال کرنے کے بعد Partnership کرے۔ جب شادیاں ہوتی ہیں تو بعض اَوقات طلاقیں بھی ہو جاتی ہیں اور رِشتے ٹوٹ جاتے ہیں، اب اِس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ نِکاح کرنا ہی غلط ہو گیا ہے۔ اِسی

www.dawateislami.net

طرح Partnership بھی غلط نہیں ہے، صحیح ہے، بس آدمی دیکھ بھال کر کرے۔ جو لوگ Partnership میں بددِیانتی کرتے، لوگوں کے پیسے کھاتے اور دھوکہ دیتے ہیں وہ گُناہ گار اور جہنّم کے حق دار ہیں۔ اُنہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے، اُنہیں چاہیے کہ سچّی توبہ کریں اور توبہ کے تقاضے پُورے کرتے ہوئے جتنے پیسے کھائیں ہیں وہ لوٹائیں، ورنہ جن کے پیسے چھینے ہیں یا دھوکہ دے کر کھائے ہیں اُنہیں آخرت میں نیکیاں دینی ہوں گی۔

ضوابط تحریر میں لائے بغیر شَراکت داری کرنا کیسا؟

سُوال: اگر قریبی دوست آپس میں کوئی Business کرنا چاہیں تو اُنہیں لکھت پڑھت کرکے ہر چیز On paper (یعنی کاغذ پر) لانی چاہیے یا اِس کے بغیر ہی یہ سوچ کر Business شُروع کر دینا چاہیے کہ ہم تو دوست ہیں، دوستوں میں تو چلتا ہے؟ (محمد بغداد رضا عطّاری)

جواب: شَراکت داری کے اپنے اُصول ہوتے ہیں، اِس لئے "دارُ الافتاء اَہلِ سُنّت" سے راہ نُمائی لینی چاہیے۔ بعض لوگ اپنے طور پر ہی شرائط اور Percentage (یعنی فیصد) طے کر لیتے ہیں، حالانکہ شَراکت داری میں بہت بارِیک بارِیک مَسائل ہوتے ہیں، اِس لئے سب کچھ لکھ کر مُفتی صاحب کو چیک کروالیں اور وہ جو چیز نِکالنے کو کہیں اُسے نکال دیں۔ میں ایک مِثال دیتا ہوں، جیسے آپ Pen (یعنی قَلَم) کا کاروبار کر رہے ہیں اور کوئی آپ کو اِس جاری کاروبار میں شریک ہونے کا کہتا ہے، جس کے جواب میں آپ کہتے ہیں کہ "ٹھیک ہے، تم پانچ لاکھ دے دو اور شریک ہو جاؤ" تو یہ طریقہ جائز نہیں ہے، اِس طرح دوسرے کے پانچ لاکھ اپنے کاروبار میں نہیں مِلائے جاسکتے۔ اِس صُورت میں شَراکت داری کرنے کا طریقہ الگ ہے۔

شرط لگا کر تاش کھیلنا کیسا؟

سُوال: تاش کے پتّے شرط لگا کر اور بغیر شرط لگائے کھیلنا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: تاش کھیلنا حرام ہے،[1] کیونکہ یہ لَہْو و لَعِب ہے۔ اَعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْه نے تو تاش کے

---

(1) ......فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۵۶۰۔

www.dawateislami.net

پتّوں پر بنی ہوئی تصویروں کو بھی حَرام فرمایا ہے۔[1] اگر شرط لگا کر تاش کھیلیں گے تو اُس کا حکم اور بھی سخت ہو جائے گا۔

”اَبُو القاسِم“ نام رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا ہم پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کنیت ”اَبُو القاسِم“ کو اپنے بچّوں کے نام کے طور پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ”اَبُو القاسِم“ نام رکھنا جائز ہے۔[2]

مُحرَّم میں گُناہ کرنا کیسا؟

سُوال: مُحرَّمُ الْحَرام کے 10 دِنوں میں ایسا کونسا عَمَل کیا جائے جو شرعاً دُرُست اور ایصالِ ثواب کے لئے بہتر ہو؟

(محمد سلیم عطاری۔ احمد پور شرقیہ، پنجاب پاکستان)

جواب: مُحرَّم کے روزوں کے فضائل اَحادیثِ کریمہ میں بیان کئے گئے ہیں۔[3] اِس کے عِلاوہ نَماز تو سارا سال ہی فرض ہے۔ یُوں ہی گُناہوں سے بچنا بھی سارا سال ہی ضروری ہے۔ مُحرَّمُ الْحَرام چُونکہ حُرمت والا مہینہ ہے، اِس لئے اِس میں کئے جانے والے گُناہ کی شدّت بھی زِیادہ ہو گی، یعنی عام دِنوں کے مُقابلے میں مُحرَّم میں حَرام کام کا گُناہ اور بڑا ہو جائے گا، جس طرح جُمُعہ کی ایک نیکی، 70 نیکیوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک گُناہ، 70 گُناہوں کے برابر ہوتا ہے،[4] اِس کے عِلاوہ رَمضان شریف اور لَیْلَۃُ الْقَدْر میں اگر کوئی گُناہ کرتا ہے تو یہ عام دِنوں کے مُقابلے میں زِیادہ بڑا گُناہ شُمار ہوتا ہے۔[5]

لیڈیز ٹیلر کا غیر شرعی فیشن والے کپڑے سِینا کیسا؟

سُوال: لیڈیز ٹیلر کا عَورتوں کی ڈیمانڈ کے مُطابِق شلوار، پاجامے یا ٹراوزر پر ڈیزائن بنانا، کپڑوں کی فٹنگ کرنا، گلا بڑا رکھنا

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۵۶۰۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۰۶ ماخوذاً۔

3 ...... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ نبیِّ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَمضان کے بعد سب سے اَفضل روزے اللہ پاک کے مہینے مُحرَّم کے ہیں۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص ۴۵۶، حدیث: ۲۷۵۵)

4 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۲۳-۳۲۵-۳۳۶ ملخصاً۔

5 ......معجم صغیر، ۱/ ۲۴۸۔

www.dawateislami.net

اور فیشن والے کپڑے سی کر دینا کیسا؟ کیا یہ سب گُناہ کے زُمرے میں آئے گا؟

جواب: جس طرح کے کپڑے پہننا عورت کے لئے جائز نہیں ہے، درزی کو بھی اُس طرح کے کپڑے سی کر دینا جائز نہیں ہے۔[1] عورت اپنے شوہر کے لئے چُست کپڑے پہن سکتی ہے اور زِینت کر سکتی ہے، لیکن اب شوہر کے لئے کون تیّار ہوتی ہے! شاپنگ سینٹر جانا ہوتا ہو گا تو ایک گھنٹے تک آئینے کی خیر نہیں ہوتی ہو گی۔ بالکُل اُلٹا نِظام ہو گیا ہے۔

مُلازَمت کے دوران موبائل اِستعمال کرنا کیسا؟

سُوال: اگر ہم مُلازَمت کے دوران موبائل اِستعمال کرتے ہیں تو ہماری روزی حَلال ہو گی یا حَرام؟

جواب: عُرف میں جتنی بات کرنے کی اِجازت ہے اُتنی اگر ضرورتاً کر لی تو یہ منع نہیں ہے۔ البتّہ عُرف سے ہٹ کر اِستِعمال کرنے کی اِجازت نہیں ہو گی، کیونکہ اگر وہ ہر وقت موبائل میں لگا رہے گا تو کام کب کرے گا! اب تو موبائل زِندَگی کا اِس طرح حصّہ بن چکا ہے کہ سیکیورٹی والے بھی موبائل پر لگے ہوئے ہوتے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۳۷۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کنیت رکھنا سُنّت ہے	9
مِٹّی کے برتن اِستعمال کرنے کے فائدے	1	پائے کی کھال کھانا کیسا؟	9
کن ایّام میں رُوحیں گھر آتی ہیں؟	2	کیا امیرِ اَہلِ سُنّت کا اپنے دوستوں سے رابطہ ہے؟	10
نَقد اور اُدھار کا ریٹ مختلف رکھنا کیسا؟	2	مُحرّم میں سَفَر کرنا کیسا؟	10
لوگوں کی مَدَد کرنے والے کی کیا سوچ ہونی چاہیے؟	3	نوکری اور ٹینشن	11
سانحۂ کربلا کے راوی کون؟	4	ریسکیو والوں کو جھوٹی کالز کرنا کیسا؟	12
مسجد میں اَذان دینا کیسا؟	5	کیا کاروبار میں شَراکت داری کرنے والا تباہ ہو جاتا ہے؟	14
صِرف کھانا کھانے کے لئے شہر سے باہر جانا کیسا؟	5	ضوابِط تَحریر میں لائے بغیر شَراکت داری کرنا کیسا؟	15
9، 10 اور 11 مُحرّم تینوں دن روزہ رکھنا کیسا؟	6	شرط لگا کر تاش کھیلنا کیسا؟	15
بارِیک سُوراخوں والے پاجامے میں نَماز پڑھنا کیسا؟	6	”اَبُو القاسِم“ نام رکھنا کیسا؟	16
کپڑا موٹا یا بارِیک ہونے سے متعلق دُکاندار کی بات پر بھروسا کرنا کیسا؟	7	مُحرّم میں گُناہ کرنا کیسا؟	16
		لیڈیز ٹیلر کا غیر شرعی فیشن والے کپڑے سینا کیسا؟	15
بے کَسی میں بھی حیا باقی رہی	8	مُلازمت کے دوران موبائل اِستعمال کرنا کیسا؟	16

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی البروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فردوس الأخبار	شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
معجم صغیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاوی ہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
معرفۃ الصحابۃ	امام ابو نُعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار	شیخ مؤمن بن حسن مؤمن الشبلنجی، متوفی ۱۳۰۸ھ	مطبعۃ مصطفی البانی بمصر ۱۳۶۷ھ
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر شطنوفی، متوفی ۷۱۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۳ھ
کتاب التعریفات للجرجانی	سید شریف جرجانی، متوفی ۸۱۶ھ	دار المنار
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ